امام حسن عسکریؑ - ہیبت الٰہی کا پرتو

(ماخوذ از: پیغام ثقلین نئی دہلی)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام ۸/ یا ۱۰/ ربیع الثانی ۲۳۲ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور ۸/ ربیع الاول ۲۶۰ھ کو ۲۸ سال کی مختصر عمر میں، سامّرا میں شہید کردیے گئے۔

آپؑ ۲۰ یا ۲۳ سال اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ رہے، جس میں سے تقریباً ایک سال معتز عباسی کی خلافت کے زمانہ میں گذرا پھر ایک سال مہتدی نے حکومت کی اور اسکے بعد معتمد عباسی کا دور خلافت آیا۔ اس غاصب عباسی حکمراں نے اپنی حکومت کے پانچویں سال اپنے ہواخواہوں کے ذریعہ آپؑ کو زہر دے کر شہید کیا۔

آپؑ کی امامت کا زمانہ ۵ سال آٹھ ماہ ہے اور اس مدت کا بیشتر حصہ آپؑ نے قید خانہ یا نظر بندی میں گذارا ہے۔

مرحوم کلینیؒ نے کافی میں روایت کی ہے کہ جس زمانہ میں صالح بن وصیف حضرت کے زندان کا داروغہ تھا، کچھ عباسی خاندان کے افراد، صالح بن علی اور دوسرے گمراہ اور دشمنانِ دین، صالح بن وصیف کے پاس آئے اور کہا کہ جتنا ممکن ہو حضرت پر سختی کرو اور ایک لمحہ کیلئے بھی انہیں چین سے نہ بیٹھنے دو۔

صالح بن وصیف نے کہا: اس سے زیادہ اور کیا کر سکتا تھا کہ دو انتہائی تند خو، بدتمیز اور مردم آزار لوگوں کو آپؑ پر مسلط کردیا تھا کہ وہ آپ کو چین وسکون نہ لینے دیں لیکن وہ لوگ حضرتؑ کے اخلاق وکردار اور عبادت سے متاثر ہوکر پابند صوم وصلوٰۃ ہوگئے ہیں۔!

صالح بن علی نے ان دونوں کو بلوا کر خوب ڈانٹا اور کہا کہ تم لوگ اس شخص سے اچھا سلوک کیوں کرتے ہو؟ آخر تمہیں کیا ہوگیا ہے؟

انھوں نے جواب دیا کہ ہم ایسے شخص کے بارے میں کیا کہیں جو رات عبادت الٰہی اور اپنے پروردگار سے مناجات میں گذار دیتا ہے، دن میں برابر روزہ رکھتا ہے، ذکرِ خدا کے علاوہ کلام نہیں کرتا اور اپنا وقت فضول چیزوں میں ضائع نہیں کرتا۔ جب ہماری طرف دیکھتا ہے تو اسکی ہیبت سے ہمارے بدن لرزنے لگتے ہیں اور گویا پوری طاقت سلب ہو جاتی ہے۔

جب عبّاسیوں نے یہ سنا تو شرمندہ ہوکر وہاں سے چلے گئے۔

فضائل کی کہانی دشمن کی زبانی:

احمد بن خاقان، امام عسکری علیہ السلام کا مشہور دشمن آپؑ کے بارے میں کہتا ہے کہ میں نے سامرا میں حسن بن علی بن محمدؑ (امام عسکریؑ) سے زیادہ وقار، متانت، پاکدامنی، عفت اور عظمت وبزرگی کا مالک کسی کو نہیں پایا۔ بنی ہاشم، آپؑ کے اہل بیتؑ حتیٰ حاکم وقت آپ کو تمام افراد پر خواہ وہ آپ سے عمر

میں بڑے ہی کیوں نہ ہوں مقدم کرتے تھے۔ اسی طرح فوجی افسران، وزراء، مصنفین اور عام لوگ آپؑ کے خاص احترام کے قائل تھے اور میں نے حکّام، مصنفین، قضاۃ، فقہاء اور عوام میں سے جس سے بھی آپؑ کے بارے میں پوچھا تو محسوس کیا کہ وہ آپؑ کے سلسلہ میں غیر معمولی احترام کا جذبہ رکھتے ہیں اور آپؑ کو مقام ومنزلت کے اعتبار سے بلند ترین درجہ اور مقام پر فائز جانتے ہیں۔ خدا کی قسم ان کے کسی دوست یا دشمن سے سوائے ان کی تعریف کے آج تک کچھ نہیں سنا، وہ انہیں عزت واحترام اور سلام و درود کے ساتھ یاد کرتے ہیں اور یہی نہیں میرے والد عبید اللہ بن خاقان کہا کرتے تھے کہ اگر خلافت بنی عباس کے ہاتھ سے نکل جائے تو سوائے ابن الرضا (امام عسکریؑ) کے اس کا کوئی حقدار نہیں کیونکہ پارسائی، پاکدامنی، پرہیزگاری، جہاد بالنفس، زہد، عبادت، خدا پرستی اور تمام اخلاقِ حمیدہ میں آپؑ کو دوسرے تمام افراد پر برتری حاصل ہے۔

عبادت و پارسائی:

شاکر نامی آپؑ کا خادم آپؑ کے بارے میں کہتا ہے کہ امام عسکریؑ جب راستہ چلتے تھے تو کوچہ وبازار میں چاہے جتنا شور و ہنگامہ ہو رک جاتا تھا۔ انسان تو انسان ہیں جانور تک کنارے ہو کر آپؑ کے لیے راستہ چھوڑ دیتے تھے تا کہ آپؑ اس انبوہ کثیر میں سے آرام سے گذر جائیں۔

حضرتؑ جب محرابِ عبادت میں کھڑے ہوتے تھے تو اپنے سجدے کو اتنا طول دیتے تھے کہ کبھی کبھی میں سو جاتا تھا اور جب آنکھ کھلتی تھی تب بھی آپؑ کو سجدہ میں اپنے خدا سے راز و نیاز کرتا ہوا پاتا تھا۔

نصیحت:

حضرت نے اپنے ایک خط میں ابن بابویہ قمیؒ کو لکھا:

''۔۔۔۔۔۔۔وَعَلَیْکَ بِالصَّبْرِ وَانْتِظَارِ الْفَرَجِ، فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اَفْضَلُ اَعْمَالِ اُمَّتِیْ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ وَلَا تَزَالُ شِیْعَتُنَا فِیْ حُزْنٍ حَتّٰی یَظْھَرَ وَلَدِیَ الَّذِیْ بَشَّرَبِہِ النَّبِیُّ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ: یَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطاً وَعَدْلاً کَمَا مُلِئَتْ ظُلْماً وَجَوْراً''

تمہیں صبر اور فرج (کشادگی) کا انتظار کرنا چاہئے کیونکہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے میری امّت کا سب سے بہترین عمل انتظارِ فرج ہے۔ اور شیعہ متواتر غم واندوہ کا شکار رہیں گے یہاں تک کہ میرا بیٹا ظہور کرے جس کی بشارت دیتے ہوئے پیغبر اسلامؐ نے فرمایا: ''وہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح ظلم وجور سے بھری ہوگی'' اے میرے شیخ اے ابوالحسن علیؒ، صبر کرو اور ہمارے تمام شیعوں کو صبر کی تاکید کرو کیونکہ زمین خدا کی ملکیت ہے وہ جسے چاہے بخش دے اور عاقبت تو متّقی افراد کے لیے ہی ہے۔

ہم اس واجب الاطاعت امام کے یوم شہادت پر تمام مسلمان، دنیا بھر کے شیعوں خصوصاً آپ کے فرزند گرامی حضرت حجۃ ابن الحسن عجّل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی خدمت میں تعزیت وتسلیت عرض کرتے ہیں اور خدا سے آپؑ کی نیز آپؑ کے فرزند ارجمند کی مخلصانہ پیروی کی نعمت کے خواستگار رہیں۔